

نمرود اور فرعون بھی شخصی نام

جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب پیرس فرانس

غالباً الحق کے ناظرین کے لئے اتنی معلومات کافی ہوں گی، اگرچہ ان نتائج تک پہنچنے کی دلیلوں کا مزید تفصیل سے بھی ذکر ہو سکتا ہے۔ الحق بابت محرم ۱۴۰۱ میں اس ناچیز نے عرض کیا تھا کہ ڈوب مرے فرعون کے نام کے متعلق میں نے ایک چھوٹا سا مقالہ کراچی کے رسالہ فاران بابت مئی ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے۔ اب مزید تفصیل کے ساتھ، اور مبہمی کے فاضل پروفیسر عبدالرحمن مومن صاحب نے اپنے مفید حواشی کے ساتھ اس کا انگریزی ترجمہ دہلی کے سہ ماہی رسالے ”اسلام اینڈ ماڈرن ایج“ بابت اگست ۱۹۸۱ء میں شائع کیا ہے یہ رسالہ جامعہ ملیہ دہلی میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں مرحوم کے یادگار ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے کوئی بارہ سال سے شائع ہو رہا ہے۔

ناظرین کرام کو اندازہ ہو گا کہ قرآن مجید کی تفسیر کے لئے بعض وقت بڑی دور کی کڑیاں بھی لانی پڑتی ہیں۔ مجھے مطلق ادعا نہیں کہ میری تحقیق ہر کسی کو پسند اور قبول بھی ہو۔ تنقید اور جوابی تحقیق سے علم کی ترقی ہوتی ہے۔ اور یہی قرآنی حکم ہے کہ ”قل رب زدنی علماً“۔

(محمد حمید اللہ پیرس)

قرآن مجید میں جہاں اچھے بادشاہوں کا ذکر ہے، مثلاً حضرت داود، حضرت سلیمان اور طاوت، وہیں برے بادشاہوں کا بھی ذکر ہے، جن میں سے ایک حضرت ابراہیم کا معاصر ہے اور اسے ہم عام طور پر نمرود کے نام سے یاد کرتے ہیں، اور دوسرا حضرت موسیٰ کا ہمعصر یعنی فرعون۔ قرآن مجید میں ان کے نام نہیں ہیں۔ آج انہیں کا کچھ ذکر مطلوب ہے، واللہ المستعان۔

نمرود | قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کا بار بار ذکر ہوا ہے۔ سورہ بقرہ (۲/۲۵۸) میں ایک خدائی کے

دعویٰ دار بادشاہ سے ان کی حجت کرنے کا ذکر ہے جو بحث میں لاجواب ہو کر مبہوت ہو جاتا ہے (مگر ایمان نہیں لاتا) سورہ صافات (۹۰/۳۷ وما بعد) اور سورہ انبیاء (۲۱/۲۲) میں بیان ہوا ہے کہ حضرت ابراہیم کو بت شکنی کے "جرم" میں زندہ آگ میں جھونک دیا گیا اور وہ معجزانہ بچ نکلے، لیکن وہاں بادشاہ کا ذکر نہیں ہے، لوگوں یا قوم کا ہے۔ لیکن قیاس ہو سکتا ہے کہ یہ "سزا" بادشاہ ہی کے حکم سے دی گئی ہوگی، عوام الناس کی طرف سے نہیں۔ یہ کون بادشاہ تھا؟

اسلامی ادبیات میں (اردو میں) اس بادشاہ کو نمرد کا نام دیا جاتا ہے۔ محمد بن حبیب البغدادی — (فوت ۲۴۵ھ، جواہر قتیبہ کا استاد رہا ہے۔) اپنی کتاب المعجم (مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن) صفحہ ۴۶۵-۴۶۶ پر اسے نقطہ دار ذال سے لکھتا ہے۔ اور نارذہ کا لفظ بصیغہ جمع استعمال کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ چھ نمرد گزرے ہیں جن میں سے نمرد بن کنگان بن حام بن نوح حضرت ابراہیم والا ہے۔ دوسرے الفاظ میں نمرد لقب ہے، نام نہیں۔ (جس طرح فراعنہ، فرعون کی جمع ہے۔)

جدید مغرب نے بھی علم کی خدمت کی ہے۔ اور ہمارے موضوع کے سلسلے میں خاص کر اس بات میں کامیابی حاصل کی ہے کہ پرانے غیر معروف خطوں میں لکھی ہوئی عبارتوں کو بھی پڑھیں۔ (میں آج اس تفصیل میں نہیں پڑھوں گا۔ کہ اس میں انہیں کس طرح کامیابی ہوئی، اور ان کے ادعاء کامیابی کو کس حد تک قبول کیا جاسکتا ہے؟) بہر حال بابل (عراق) میں پرانے زمانے میں کینیڈی فارم میں یعنی خط میخی رائج تھا۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سارے حروف میخی کی شکل کی آدھی ترچھی علامتوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ (مثلاً 𐎶 𐎵 𐎴) اس زمانے میں کاغذ نہیں پایا جاتا تھا، اس لئے کتابیں اینٹوں کی صورت میں ہوتی تھیں، اور اینٹ ابھی گیلی ہوتی تھی تو اس پر حروف کندہ کر دئے جاتے تھے جو اینٹ کے سوکھنے پر مٹ نہ جاتے اور سیاہی کے مقابلے میں یہ عبارت زیادہ دیر پا ہوتی۔ کھدائیوں میں ایسا ایک کتب خانے کا کتب خانہ ہی برآمد ہوا ہے جس سے ان کی ملی ترقی کا اندازہ ہوتا ہے۔ قبل اس کے کہ نمرد کے نام کے کتبوں کا ذکر کروں، ایک دلچسپ چیز عہد نبوی کے متعلق عرض کرتا چلوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دومۃ الجندل کو فوج بھیجی اور وہاں کا شرارت پسند حکمران اکیدر گرفتار ہو کر حاضر ہوا تو اس سے ایک معاہدہ ہوا اور راوی کے الفاظ ہیں کہ "ختمہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظفرہ" (حضور اکرم نے اس معاہدے پر اپنے ناخن سے مہر ثبت فرمائی۔) اکیدر کا خاندان عراقی تھا، اور واقعہ ان میخی کتبوں میں ہلال یعنی ناخن کی شکل کی ایک کیر ہوتی ہے جو ہمارے آج کل کے دستخط کا کام دیتی تھی۔

بہر حال ان بابل کتابت میں جو میخی خط ہیں، ایک بہت بڑے بادشاہ حمورابی کا نام ملتا ہے۔ اس کا زمانہ تقریباً انیس بیس سو برس قبل مسیح متعین ہوا ہے۔ اور یہی زمانہ اسی ملک بابل میں حضرت ابراہیم کا بھی قرار

دیا جاتا ہے۔ اس لئے مغربی اہل علم کا قیاس یا گمان ہے کہ حضرت ابراہیم کے زمانے کے نمود سے مراد حمورابی بادشاہ ہوگا۔

اس بادشاہ نے ہندوستان کے راجہ اشوک کی طرح، اپنے قوانین و احکام پیقر کے ستونوں پر کندہ کرا کے شائع کئے تھے۔ ایسا ایک کتبہ موجودہ بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں ایران کے سوس نامی شہر میں ملا اور اب وہ پاریس کے عجائب خانہ لور کو زینت بخش ہے۔ اس پر کی مینجی خط کی عبارت جو ایک کتاب کی کتاب ہے۔ پڑھ بھی لی گئی ہے۔ اور فرنگی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اس کے دو نکتوں پر بطور جملہ متعزضہ ذکر کرنے پر اکتفا کر دیں گا۔

پہلے یہ کہ بابلی زبان ایک سامی زبان ہے اور عربی سے کافی قریب۔ چنانچہ کتبے پر کے قانون نامے میں ایک لفظ ”مشکینو“ آیا ہے جو عربی میں ”مسکین“ بن گیا ہے۔ اس سے مراد بابلی زبان میں اجنبی کے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ اجنبی جو ہمارے ملک میں سکونت پذیر ہو گئے ہوں۔ (اسی بنا پر میرا ناچیز گمان ہے کہ آیت: ”انما الصدقات للفقراء والمساکین۔۔۔۔“ میں لفظ مساکین کے جو معنی حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس نے لئے ہیں وہی مرشح ہیں، یعنی فقراء سے مراد مسلمانوں میں کے غریب اور مساکین سے مراد غیر مسلم اہل الذمہ میں کے غریب۔ حضرت عمر نے ایک یہودی کے متعلق یہ الفاظ استعمال فرمائے تھے کہ ہذا من مساکین اہل الکتاب۔ (دیکھو کتاب الخراج لابن یوسف اور تفسیر الطبری، برآیت صدقات) دوسرا نکتہ اس حمورابی داسے قانون میں قصاص سے متعلق احکام ہیں۔ لکھا ہے کہ مقتول کی بنا پر قاتل کو بھی قتل کیا جائے۔ جو ٹھیک ہے۔ اور یہ کہ کسی نے کسی اور شخص کے بیل کو مار ڈالا ہے تو قاتل کو شخصاً نہیں بلکہ اس کے بیل کو سزائے موت دی جائے گی۔ جو ایک حد تک گوارا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کسی نے کسی اور کی بیٹی کو جان سے مارا ہو تو قاتل کی بیٹی کو جان سے مارا جائے گا۔ (یہ ہے پرانی منطق جو حمورابی کے زمانے کے ”فقہاء“ کے ذہن نشین تھی۔ الحمد للہ اسلام نے اسے بدل دیا۔)

فرعون | قرآن مجید میں حضرت موسیٰ اور مصر کے حکمران فرعون کا بھی بارہا ذکر آیا ہے، اور تورات میں بھی مماثل قصے ہیں۔ (چونکہ خود قرآن نے فرمایا ہے کہ قل هاتوا بالتوراة فانتم وها ان كنتم صادقین، تورات کے اقتباسات میں بہ ظاہر کوئی حرج نہیں) نمود کی طرح فرعون بھی خدائی کا دعویدار تھا۔ (انار بکم الاعلیٰ) اس نے حضرت یعقوب کی اولاد کو جو مصر میں سکونت پذیر تھے نیست و نابود کرنے کی یہ تدبیر سوچی تھی ان کی نوزاد اولاد نہینہ کو تو دیا دل کی مدد سے فوراً قتل کرا دیا جائے، صرف لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے جو کسی یہودی کی جگہ مجبوراً کسی فرعونی مذہب داسے مصری سے نکاح کر لگی اور اس طرح مصریوں میں صنم ہو کر بنی اسرائیل

کی انفرادیت ختم ہو جائے گی۔ ان ظالمانہ احکام کے نفاذ کے زمانے ہی میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے۔ ماں کو کچھ اور نہ سوچا تو بچے کو ایک صندوق کی طرح کے گہوارے (تاہوت) میں لٹا کر اسے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی حکمت اور قدرت کے کیا کہنے۔ (اللہ یستہزی بہم ویمدہم فی طغیانہم یحمہون۔ ومکروا مکرا اللہ واللہ خیر الماکرین)۔ وہ گہوارا جا کر اٹکا فرعون ہی کے محل کے سامنے، گئے جیسی لمبی گھاس کے جھنڈے میں (اور قرآن مجید کے مطابق فرعون کی بیوی نے، اور تورات موجودہ کے مطابق فرعون کی لڑکی نے جو دریا میں تیرنے یا نہانے کے لئے آئی ہوئی تھی، استعجاب سے اسے نکالا اور پھر زمانہ شفقت سے اسے محل میں لے گئی۔ غالباً نام بھی اسی نے دیا کہ موسیٰ کے لفظی معنی ہیں پانی سے نکالا، بچایا ہوا۔ سو۔ ماء۔ پانی اور سی۔ اسی۔ مدد و مواسات کرنا۔) بچے کی فرعون کے محل میں پرورش ہوئی۔ فرعون بھی شفقت کرنے لگا۔ اور جب آپ جوان ہوئے اور فرعون نے حبشہ پر فوج کشی طے کی تو حضرت موسیٰ، پروردہ شاہی کو سپہ سالار بنایا گیا، اور انہوں نے وہاں ایک حبشہ سے نکاح بھی فرمایا جس پر ان کے بھائی حضرت ہارون نے ناپسندیدگی بھی ظاہر کی، جیسا کہ تورات کی روایت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مصری نہیں، اسرائیلی ہیں۔ اس لئے جب ایک دن ایک مصری کو دیکھا کہ ایک اسرائیلی کو بے وجہ ایذا پہنچا رہا ہے تو انہوں نے غصے سے اسے ایک جان لیوا گھونسا مارا (جیسا کہ قرآن اور تورات دونوں میں مذکور ہے اس پر حضرت موسیٰ کے خلاف "وارنٹ گرفتاری" جاری ہوا اور وہ مصر سے چپکے سے روانہ ہو گئے۔ اور مدین میں جو جزیرہ نمائے عرب کے شمال میں مغربی ساحل پر ہے، جاپناہ گزین ہوئے۔ وہاں قرآن مجید کے مطابق وہ آٹھ یا دس سال مقیم رہے۔ تورات کے مطابق چالیس پچاس سال۔ اور یہ کہ اس اثناء میں پرانا فرعون مر گیا، اور ایک نیا شخص جانشین ہوا۔ اس پر حضرت موسیٰ مصر واپس ہوئے۔ جب کہ تورات کے مطابق ان کی عمر اسی سال کی تھی۔ آپ نے فرعون کو نصیحت کی جو نہ چلی۔ اس پر آپ نے سارے بنی اسرائیل کے ساتھ جن کی تعداد تورات کے مطابق چھ لاکھ سے زائد تھی ملک چھوڑ کر چلے جانے کی ٹھان لی۔ فرعون کے دو پایہ تخت تھے، ایک شمال میں دریائے نیل کے دہانے اور ڈلتا میں (یعنی جہاں دریا کئی شاخوں میں بٹ گیا ہے۔ اور شاید ایک کی جگہ پندرہ بیس دریا ہائے نیل بن گئے ہیں۔ بنی اسرائیل اسی زرخیز علاقہ ڈلتا میں شمالی پایہ تخت شہر عمیس میں رہتے تھے۔ دوسرا پایہ تخت موجودہ شہر قاہرہ کے قرب وجوار میں شہر ممفیس میں تھا۔ اگر بادشاہ شمالی پایہ تخت میں ہوتا تو غالباً یہودی وہاں سے روانگی کی جرأت نہ کرتے معلوم ہوتا ہے۔ بادشاہ کے جنوب میں ہونے کے زمانے سا فائدہ اٹھا کر وہاں سے روانہ ہوئے اور شہر عمیس سے نکل کر یکے بعد دیگرے دریائے نیل کی شاخوں کو عبور کرتے ہوئے وہ جزیرہ نمائے سینا میں داخل ہوئے۔ فرعون

کو جیسے ہی اطلاع ملی وہ تعاتب میں نکلا اور قرآن کے مطابق "یم" کو اور تورات کے مطابق قصب یعنی گنے جیسی لمبی گھاس واسے دریا کو عبور کرتے وقت فرعون ان کو جالیا۔ اسرائیلی تو عبور کر گئے، لیکن فرعون اور اس کے کچھ ساتھی، شاید مدوجزر کے باعث ڈوب گئے۔ (عبرانی تورات میں اس مقام کا نام بحر القصب ہے، وہی لفظ جو حضرت موسیٰ کے فرعون کے محل کے سامنے، سیٹھ پانی واسے دریائے نیل کے گھاس کے جھنڈ کے لئے بھی ہے۔ اس کا کلیسا نے سرکاری طور پر لاطینی ترجمہ کرایا تو وہاں تحریف کر کے بحر قندم (بحر احمر کہ دیا۔ اور متعدد فرنگی زبان کے ترجموں میں بحر احمر ہی ملتا ہے۔ وہاں کھاری پانی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کھاری پانی کے ساحل پر قصب نامی گھاس لگتی ہو۔) بادشاہ ڈوبا تو یقیناً حوالی موالی دوڑے اور غوطہ خوروں کی مدد سے لاش کو نکال لیا، اور حسب عادت مرمیہ کراسے شاہی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ لاش کے بچنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ (تورات میں نہیں)۔ اور اب قاہرہ کے عجائب گھر میں قرآن کی زندہ تصدیق بنی ہوئی ہے۔ اس بادشاہ کا کیا نام تھا؟ کتاب الحجر (ص ۴۶۷-۴۶۸) میں اس کا نام الولید بن مصعب بیان کیا گیا ہے، اور کسی ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اسلام سے کوئی تین ہزار پہلے کے ایک مصری شخص کا نام خالص عربی میں ہونا دل کو نہیں لگتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ پرانے قبطی (مصری) ناموں کا ترجمہ ہو۔ مگر ہمارے پاس اب دوسرے ماخذ بھی ہو گئے ہیں۔

بابل میں مینخی خط تھا۔ تو پرانے مصر میں ہیریو غلیفی خط (جس کے لفظی معنی ہیں "مقدس تحریر") یہ خط تصویر ہی ہے یعنی ہر حرف کسی جانور یا کسی اور چیز کی شکل کی طرح ہوتا ہے مثلاً ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵

مصر میں ہیر و غلیفی خط میں رمسیس کے جانشین منپ تاج بادشاہ کا ایک کتبہ ملا ہے جس میں وہ لن ترانیاں کرتا ہے۔ کہ اس نے مصر کے مشرق میں لیبیا والوں کو، مغرب میں حطیوں کو (فلسطین میں) فاش شکستیں دیں اور اسرائیل کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

یہ کتبہ ایک دوسرے پرانے کتبے کی پشت پر کندہ کیا گیا ہے۔ (کیا ایسے بڑے فاتح بادشاہ کے پاس اتنی رقم بھی نہ بنتی کہ ان شاندار فتوح کے ذکر کے لئے ایک نیا پتھر خرید سکے؟) جو بھی ہو، اگر اس نے بنی اسرائیل کو واقعی مصر سے نیست و نابود کر دیا تھا تو پھر حضرت موسیٰ کے ساتھ مصر سے نکلنے والے چھ لاکھ سے زائد اسرائیلی (جن کا تورات میں ذکر ہے) کہاں سے آگئے۔؟ اگر یہ قتل عام خروج مصر کے بعد ہوا، اور منپ تاج نے مثلاً اپنے باپ کی موت کا انتقام لینے کے لئے یہودیوں پر حملہ کیا تو تورات اس سے کیوں ساکت ہے۔ اور یہودیوں کی بے شمار بیٹاؤں کے ساتھ ایک مزید کاکیریں ذکر نہیں کرتی۔؟ اس کتبے میں غلط بیانی ہونے کا ثبوت ذیل کے واقعہ سے شاید مل سکتا ہو۔

منپ تاج کے باپ رمسیس کا بھی ایک کتبہ ملا ہے جس میں وہ بیان کرتا ہے کہ لبنان کے حطی لوگوں نے مصر پر چڑھائی کی تو اس نے ان کو شکست فاش دے کر سپا کر دیا۔ اتفاق سے حطیوں کی اس جنگ اور معاہدہ صلح کی اصل دستاویز محفوظ ہے اور اس میں لکھا ہے کہ جنگ کے بعد اس شرط پر صلح ہوئی کہ حطی اپنے سارے مفتوحہ علاقوں پر قبضہ برقرار رکھیں گے، خاص کر جزیرہ نمائے سینا کے بڑے شہر تادیش پر۔

مصری حکمرانوں کی لن ترانیاں گویا عادی چیز ہیں، اور اگر پدر نتواند پس تمام کند کا مصداق ہیں۔ دوسرے الفاظ میں منپ تاج کا کتبہ کہ اس نے بنی اسرائیل کا نام و نشان تک مٹا دیا، وہ اس بات سے عبارت نہیں کہ ان کو شکست دے کر قتل کیا گیا، بلکہ صرف یہ کہ سارے بنی اسرائیل مصر سے جا چکے ہیں، اس اثنا میں میرا باپ بھی ڈوب کر مر گیا، اور اب میری مملکت میں بنی اسرائیل کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے۔

رمسیس کی جراثیم ملی ہے اس کے منہ میں اس کے تقریباً سارے ہی دانت موجود ہیں۔ (اگرچہ کسی قدر مرصی اور اسکی لاش کے معاینہ کر کے حال میں پادیس کے ایک طبیب دذلان نے رائے ظاہر کی ہے کہ شاید فرعون دانتوں کے مرض سے فوت ہوا ہے۔) اور صورت شکل سے پچاس ساٹھ سالہ شخص کی معلوم ہوتی ہے۔ اور تریسٹھ سالہ حکومت ایک افسانہ ہو جاتا ہے۔ اسکی کھونپڑی پھوٹی ہوئی ملی ہے۔ لیکن یہ بات دفن کے بعد بھی کسی زمانے میں پیش آ سکتی ہے، جیسا کہ فرنگی محقق ہی بیان کرتے ہیں، اور ہمیں بھی قبول کرنے میں عذر نہیں کہ ایسا ہی ہو۔ بہر حال فرنگی مولف اور ڈاکٹر بیان کرتے ہیں کہ اب لاش سے یہ معلوم کرنا ممکن نہیں کہ رمسیس یا منپ تاج ڈوب کر مرے، یا قدرتی موت سے۔ ان حالات میں تورات کی تفصیل کہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک فرعون مر گیا جس نے بنی اسرائیل کو تکلیف دی تھی اور اس کا بیٹا بعد میں ڈوب مرا، صحیح نہیں معلوم ہوتا، اور صحیح یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رمسیس نامی حکمران ہی وہ فرعون ہے جو دریائے نیل کی ایک شاخ کو عبور کرتے وقت غرق ہو کر مر گیا۔